بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۱ ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۷ امان ۱۳۴۹ہش ۔ ۷ مارچ ۱۹۷۰ء	نمبر ۵۴

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۶ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمدللہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

○ لاہور (بذریعہ ڈاک) محترم جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو جن پر پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہؤا تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ مفلوج اعضاء میں معمولی حرکت شروع ہو گئی ہے لیکن تاحال کمزوری بہت ہے اور بحالیٔ صحت کی رفتار سست ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو جلد کامل طور پر صحتیاب فرمائے اور پہلے ہی کی طرح فعّال تیز لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین ۔

○ انصار اللہ کے مالی سال کا تیسرا مہینہ شروع ہو چکا ہے ابھی تک چند مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے اپنے بجٹ مرکز میں نہیں بھجوائے۔ حالانکہ فیلوت مال کا پہلا اور بنیادی مطالبہ مجالس سے بجٹ کا ہی ہوتا ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک بجٹ نہیں بھجوائے وہ اب بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

(محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ)

برادرم قاضی عبدالحمید صاحب لق ایڈیٹر "سن رائز" کو گلے کا میجر آپریشن درپیش ہے تمام احباب سے درخواست ہے آپریشن کی کامیابی اور اس کے بعد صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اسلم
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ)

ایجنڈا مجلس مشاورت

ایجنڈا مجلس مشاورت امراء اضلاع کو بھجوا دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی نگرانی میں جلد از جلد اُن جماعتوں کو پہنچا دیں جن کی طرف سے اِس سال شوریٰ میں نمائندگان تشریف لائیں گے۔ جماعتیں مطلع رہیں اور اجلاسِ عام میں منتخب ہونیوالے نمائندگان جماعتوں سے پورے طور پر مشورہ کر کے تشریف لاویں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے

وہ احکامِ قدرت کا ایک آئینہ اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقانِ مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہدِ ناطق ہیں جس کے احکام حقِ محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلّی پاک ہیں، جس میں توحید اور تعظیمِ الٰہی اور کمالاتِ حضرتِ عزّت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جنابِ الٰہی سے بھرا ہؤا ہے اور کسی طرح کا دھبّہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرتِ باری پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم نہیں کرانا چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک اصول کی حقیّت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقینِ کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر یک فساد کی اس زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہؤا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکامِ قدرت کا ایک آئینہ ہے اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنیوالا ہے۔ لیکن دوسری کتابیں جو الہامی کہلاتی ہیں جب اُنکی حالت موجودہ کو دیکھا گیا تو بخوبی ثابت ہو گیا جو وہ سب کتابیں اِن صفاتِ کاملہ سے بالکل خالی اور عاری ہیں اور خدا کی ذات اور صفات کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں اُن میں پائی جاتی ہیں اور مقلد ان کتابوں کے عجیب عجیب عقائد کے پابند ہو رہے ہیں۔ ... اب اے بھائیو اصل کلام یہ ہے کہ جب مَیں نے ایسے ایسے باطل عقائد میں لوگوں کو مبتلا دیکھا اور اس درجہ کی گمراہی میں پایا کہ جس کو دیکھ کر جی پگھل آیا اور دل اور بدن کانپ اُٹھا تو مَیں نے انکی رہنمائی کیلئے اس کتاب کا تالیف کرنا اپنے نفس پر ایک حق واجب اور دَین لازم دیکھا جو بجز ادا کرنے کے ساقط نہ ہوگا۔" (براہین احمدیہ ۱۸۱ تا ۱۳۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل سے دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ؍ امان ۱۳۴۹ ہش

موجودہ دُنیا خدا تعالیٰ کو بھول گئی ہے

آج دُنیا میں جو ہر طرف بے چینی اور بے اطمینانی نظر آتی ہے اور انسانوں کے درمیان ہر معاملہ میں جو بے اعتمادی فروغ پا رہی ہے یہ براہِ راست اس حقیقت کا نتیجہ ہے کہ انسان کا ایمان اللہ تعالیٰ سے اُٹھ گیا ہے اور وہ صرف اپنی محدود عقل کے سہارے پر زندگی کے عقدے وا کرنے کے درپے ہوتا جا رہا ہے۔ عقل بیشک ایک نہایت ضروری چیز ہے اور انسان کے لئے بہت سے کاموں میں اس کی رہنمائی لازمی ہے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے عقل کے استعمال کو بھی صرف مادہ پرستی تک محدود کر دیا ہے اور جو رہنمائی وہ ایک ہستی کی طرف کرتی ہے جس نے اس پُرحکمت کائنات کو خلق کیا ہے اور جو اس کو نہایت حکمتوں سے چلا رہا ہے اس کو پسِ پُشت ڈال دیا گیا ہے۔ اور اوّل تو اس بات سے انکار کر دیا گیا ہے کہ واقعی کوئی ایسی ہستی موجود ہے اور اگر مجبوراً ایسی ہستی کے وجود کا قائل بھی ہونا پڑا ہے تو اس کو اب محض ایک بیکار اور معطل طاقت سمجھ لیا گیا ہے جس نے دُنیا بنا کر اور انسان کو وجود میں لا کر کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور انسان کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا حل خود تلاش کرے۔

اگرچہ آج بہت سے فلسفی اور سائنسدان اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کو دیکھ کر یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ یہ خود بخود ظہور پذیر نہیں ہو سکتا لیکن یہ لوگ بھی اس سے آگے جانے کو تیار نہیں۔

مادہ پرستی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام دُنیا کے دھندوں میں اِس قدر منہمک ہو گئے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقت نکالنا مشکل نظر آتا ہے۔ ایک دُنیادار شخص صبح اُٹھتا ہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی یاد کی بجائے اپنے کاروبار کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ وہ جلد جلد معمولات سے خلاصی کرا کر کاروبار کی طرف بھاگتا ہے اور سارا دن اسی میں معروف رہتا ہے بعض اوقات تو وہ کھانا پینا بھی بھول جاتا ہے۔ اس بات کو جانے دیجئے کہ وہ اپنے کاروبار میں کہاں تک دیانت داری اور صداقت سے کام لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خواہ کتنی بھی جدوجہد کرے وہ تمام کی تمام دُنیا کمانے کے لئے ہوتی ہے اور اس کو زیادہ سے زیادہ روپیہ حاصل کرنے کی فکر لگی رہتی ہے۔ دُنیا میں ہر ملک اور ہر قوم کی یہی حالت ہو گئی ہے۔ یورپ نے جو مادی ترقی کی ہے اس نے ہر انسان کو زندگی کے حقیقی راستہ سے بھٹکا دیا ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

ما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون

یعنی جنوں اور انسانوں کو مَیں نے صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ان لوگوں کی نظروں میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

ایسے لوگوں کی دُنیا میں اکثریت ہوتی جا رہی ہے اور ان کی دیکھا دیکھی وہ لوگ جنہوں نے دینی ماحول میں پرورش پائی تھی وہ بھی دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کی بجائے دُنیا کو دین پر اس حد تک مقدم کر چکے ہیں کہ اب انہیں بھولے سے بھی خدا یاد نہیں آتا۔

اگر ہم عقل کا صحیح استعمال کریں اور اس کو صرف مادی عقدے حل کرنے ہی میں مصروف نہ رکھیں تو یقیناً یہی عقل ہماری صحیح رہنمائی کر سکتی ہے اور ہمیں سمجھا سکتی ہے کہ دُنیا کی دولت ایک حد تک ضروری تو ہے لیکن ہم جو اپنی زندگیاں محض دولت کمانے پر صرف کر رہے ہیں اور مال و دولت کے ذخیرے جمع کرتے چلے جاتے ہیں وہ ہماری زندگی کو آسان بنانے کی بجائے زیادہ سے زیادہ مشکل اور پُرپیچ بنا رہے ہیں تو یقیناً ہماری زندگیوں میں ایسا انقلاب رونما ہو سکتا ہے جو اسی دُنیا کو واقعی سب کے لئے قابلِ رہائش اور جنت کا نمونہ بنا دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" آجکل خدانمائی کی بڑی ضرورت ہے۔ دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جب کہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا اور نہیں کھاتا کیونکہ اسے یقین ہے کہ مَیں اگر کھا لوں گا تو مر جاؤں گا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک، خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا؟ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے اور قابلِ قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰۹، ۳۱۰)

اعلانِ نکاح

۱۷ ؍ فروری بروز عیدالاضحیٰ بعد نماز ظہر مسجد محمود ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے میرے برادر نسبتی مکرم عبدالوہاب خانصاحب ایم۔ اے (ابن حضرت میاں خدا بخش صاحب عرف مومن جی مرحومؓ) حال الیکشن آفیسر خوشاب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امۃ الباسط ماجدہ دختر مکرم ملک ممتاز احمد صاحب فورمین ہائیڈل پاور سٹیشن جوئیاں والا ضلع شیخوپورہ سے مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ قارئین سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

قطعات

نگہ کیوں رفعتِ افلاک پر ہے
تجھے تاروں میں کس کی جستجو ہے
تُو جس کو ڈھونڈتا ہے دُوریوں میں
وہ تیرے پاس تیرے روبرو ہے

حقیقت سے کوئی واقف نہیں ہے
بیاں کس سے کروں رازِ نہاں کو
مَیں چونکا خوابِ ہستی سے تو جانا
جہاں سمجھا تھا تصویرِ جہاں کو

سعید احمد اعجاز

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

● تقاریر ● تعلیم و تربیت ● تالیف و تصنیف ● ترجمہ قرآن کریم لوگنڈی ● ۱۳۰ افراد کا قبولِ حق

از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا

(۳)

تیسری کتاب جس کے ذریعہ سے ہم نے یہاں کے مسلمانوں کی ایک نہایت ہی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ وہ یہاں کی سب سے بڑی زبان لوگنڈی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ پر حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مبلغ نائیجیریا کی کتاب کا شائع کرنا ہے یہ کتاب عام لوگوں اور سکول کے بچوں کے لئے از حد مفید ہے۔ اور ہم نے اس کا سواحیلی ترجمہ آج سے کئی سال قبل مشرقی افریقہ میں شائع کیا تھا۔ لیکن چونکہ یوگنڈا میں سواحیلی نسبتاً کم بولی جاتی ہے اس لئے اس کتاب کی ضرورت تھی۔ اس کا ترجمہ آج سے چند سال قبل مکرم ڈاکٹر لال دین احمد صاحب نے کسی عیسائی دوست سے کروایا تھا۔ لیکن اس میں بعض خامیاں تھیں۔ چنانچہ خاکسار نے اس پر نظر ثانی کا کام مکرم حاجی ابراہیم صاحب سینفوما مکرم زکریا کزیٹو صاحب اور مکرم سلیمان صاحب موانجے کے سپرد کیا۔ جنہوں نے اس کو ایک ماہ کے اندر اندر مکمل کر دیا۔ اور پھر یہ کتاب شائع کر دی گئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء یہ کتاب بھی کافی مقبول ہے۔ اور خوب فروخت ہو رہی ہے۔

مکرم مولوی محمد شفیق صاحب قیصر اپنی تازہ ترین رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ وہ مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو مل کر اس کتاب کو ان سکولوں میں رائج کرانے کی کوشش کر رہے ہیں ایک اور کتاب جسے خاکسار نے مکرم عبد الغنی صاحب ہمایوں آف سردئی کی مدد سے مکمل کیا ہے۔ اور جسے مرکز نے بعض ترامیم کے ساتھ منظور بھی کر لیا ہے۔ وہ یہاں کے ایک کیتھولک پادری گرفن کی مشہور کتاب Where is the Truth کا جواب ہے۔ جس کا جواب خاکسار نے Here is the Truth تجویز کیا ہے۔ اس پادری نے یہ کتاب آج سے کئی سال پہلے شائع کی تھی۔ اور انگریزی کے علاوہ مشرقی افریقہ کی تین اور زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ انگریزی میں اس کا نواں ایڈیشن اس وقت بازار میں بک رہا ہے۔ اس کتاب میں اس پادری نے اسلام اور احمدیت کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ کئی غیر از جماعت دوستوں نے بھی ہمیں توجہ دلائی کہ ہم اس کا جواب ضرور لکھیں۔ چنانچہ اس کا جواب لکھ کر مرکز میں برائے منظوری بھیجا گیا۔

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہمارا تیار کردہ لٹریچر شائع ہونے کے بعد بکتا بھی خوب ہے۔ جو اس کے مقبول اور مؤثر ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ گزشتہ آٹھ ماہ میں یوگنڈا مشن دس ہزار شلنگ کا لٹریچر فروخت کر چکا ہے۔ جو گزشتہ سارے سال کی فروخت سے ۳ گنا زیادہ ہے اور ابھی ہمارے مالی سال کے ختم ہونے میں ۳ ماہ باقی ہیں۔ اس لئے توقع ہے کہ اس سال ہمارے لٹریچر کی فروخت انشاء اللہ سب گزشتہ سالوں سے بڑھ کر ہو گی۔

پریس۔

اس ملک کا پریس سب کا سب عیسائی ہے۔ اس لئے اس ملک میں اسلام کے حق میں پریس کے خلاف آواز اٹھانا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالےٰ کا فضل ہمارے شامل حال رہا۔ اور وقتاً فوقتاً ہمارے مشن کا تذکرہ یہاں کے وسیع اخبار یوگنڈا آرگس میں ہوتا رہا۔ ایک تو اسلامی تہواروں پر ہمارے مشن کی طرف سے اس اخبار میں میرے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جن میں مشن کا نام ساتھ ضرور شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں رمضان اور عید کے متعلق میرے مضامین شائع ہوئے۔ پھر میں نے اس اخبار کو ایسٹ افریقن زبان میں اپنے ترجمہ قرآن کریم کی خبر بھیجی۔ جو اس نے شائع کی۔ پوپ کی آمد پر ہمارے وفد کے اس کو ترجمہ قرآن کریم پیش کرنے کی خبر فوٹو کے ساتھ اس ملک کے متعدد اخبارات میں شائع ہوئی۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اخبار یوگنڈا آرگس میں ایک روز صفحہ اوّل پر ہمارے مترجمین قرآن بزبان لوگنڈی یعنی مولوی جلال دین صاحب قمر اور زکریا کزیٹو صاحب کی فوٹو نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ اور اندر تقریباً ایک پورا کالم اس بارہ میں ہماری مساعی کے متعلق شائع ہوا۔

اس عرصہ میں لاہور سے شائع ہونے والے ایک ماہوار رسالہ اردو ڈائجسٹ میری نظر سے گزرا جس میں یہاں پر سعودی حکومت کی طرف سے مرسلہ ایک پاکستانی استاد جناب سراج الرحمٰن صاحب ندوی کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا " یوگنڈا میں صلیب و ہلال کی کشمکش " اس مضمون میں مضمون نگار نے ہماری جماعت کی قابلِ قدر مساعی کو اپنے تعصب و عناد کے پیش نظر نہایت ہی بھونڈے رنگ میں پیش کیا تھا۔ جس پر میں نے ایک مفصل مضمون اس رسالہ کو لکھا۔ اور حقیقت کو واضح کیا۔ لیکن اس رسالہ کے مدیر نے اس مضمون کو شائع نہ کیا۔ اس مضمون کا بیشتر حصہ ہمارے رسالہ تحریکِ جدید کے ایک شمارہ میں شائع ہوا۔

سکولز۔

جب خاکسار ۱۹۶۶ء میں دوسری مرتبہ یوگنڈا میں آیا۔ تو اس ملک میں ہمارے پاس صرف ایک سیکنڈری سکول تھا۔ جس کے لئے دن رات ہمیں جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔ اب اس رپورٹ کے تحریر کرتے وقت بفضلہ تعالےٰ نہ صرف یہ سکول پوری کامیابی سے رواں دواں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اب ہمارے تین اور پرائمری سکول بھی یہاں چل رہے ہیں۔ سب سے پہلا پرائمری سکول جس کو کھولنے کی طرف خاکسار نے توجہ کی۔ اور جس کے لئے مکرم ڈاکٹر لال دین احمد صاحب نے اپنی طرف سے تقریباً بارہ سو شلنگ کا عطیہ بھی دیا۔ وہ سیٹا کا سکول ہے جو کمپالہ سے دس میل کے فاصلہ پر جنجہ اور کمپالہ کی بڑی شاہراہ پر واقع ہے۔ اب اس سکول کو تیسرا سال شروع ہے۔ اور طلباء کی تعداد اس سال ۸۰ کے لگ بھگ ہے۔ پچھلے سال اس سکول میں صرف دو استاد کام کرتے تھے اور اب اس سال سے ایک تیسرا استاد بھی رکھا جا رہا ہے۔ دوسرا اور تیسرا اسکول بوسو اور چینجارے کے سکول ہیں۔ بوسو کا پرائمری سکول جنجہ سے ۲۰ میل دور جانب مشرق ہے۔ اور چینجارے کا پرائمری سکول مساکہ سے ۷ میل جانب غرب واقع ہے۔

بوسو کا سکول دراصل ہماری اس جماعت کے پاس احمدی ہونے سے قبل کا ہے۔ لیکن ان سے یہ چل نہ رہا تھا۔ اور پھر عمارت بھی بوسیدہ ہو کر گر رہی تھی۔ اس لئے انہوں نے یہ سکول مشن کو پیش کیا۔ اور ایک سال تک اس کی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کی آئندہ ترقی کا جائزہ لینے کے بعد جماعت کے مشورہ سے یہ سکول مشن کی تحویل میں لے لیا۔ اور پہلی عمارت گرا کر نیم پختہ نئی عمارت شروع کر دی۔ جو اب مکمل ہونے والی ہے۔ اس کے لئے اپنے ایک احمدی استاد کو بطور ہیڈ ماسٹر رکھا ہے۔ جس نے اس کو چلانا شروع کر دیا ہے اس سکول کے ساتھ ۴ ایکڑ کے قریب زمین بھی ہے۔ جو جماعت نے مشن کو ہبہ کر دی ہے ابھی یہ سکول کافی خرچ کا متقاضی ہے۔ لیکن بفضلہ تعالےٰ اس کا مستقبل روشن ہے۔ اس سکول کے ساتھ ہماری جماعت نے خود ہمت کر کے ایک مسجد بھی ۱۹۶۹ء میں تیار کر لی ہے۔ اور اس طرح اس علاقہ میں ہمارا یہ سنٹر بفضلہ تعالےٰ اب مستقل بنیادوں پر قائم ہو گیا ہے۔ ہیڈ ماسٹر چونکہ ہماری تربیتی کلاس کا ٹرینڈ شدہ ہے اس لئے سکول کے چلانے کے ساتھ ساتھ جماعت کی تعلیم و تربیت اور نمازیں اور جمعہ وغیرہ بھی سب اسی کی ذمہ واری ہے۔ اس سکول میں طلباء کی تعداد ۴۰ - ۵۰ کے درمیان ہے اور چونکہ اب یہ سکول پہلے سے بہتر انتظام کے ساتھ چلنا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے تعداد کے جلد بڑھنے کی پوری توقع ہے

تیسرا اسکول چینجارے میں ہے۔ یہ دراصل پہلے ایک دینی مدرسہ کے طور پر شروع ہوا تھا۔ لیکن مسلمان والدین کے شوق کے پیش نظر اس کو پرائمری سکول میں تبدیل کر دیا گیا۔ تاکہ دینی تعلیم کے ساتھ مسلم طلبہ دنیوی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہو سکیں۔ اس کی ابتداء مولوی جلال دین صاحب قمر نے کی۔ اس کی ترقی کے پیش نظر ۱۹۶۹ء میں ہم نے ایک بلند جگہ جو نہایت ہی خوشنما اور صحت افزا بھی ہے ۴ ایکڑ کے قریب زمین خرید کر اس پر سکول کی نیم پختہ عمارت تعمیر کر دی ہے۔ اور سکول وہاں منتقل ہو چکا ہے۔ اب طلباء کی تعداد پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ اس کے لئے بھی ہیڈ ماسٹر ہم نے اپنے ایک احمدی استاد کو رکھا ہے۔ جو ہماری تربیتی کلاس کا ٹرینڈ کردہ ہے۔ ان تینوں سکولوں کی خصوصیات یہ ہیں۔ کہ ان تینوں میں ہیڈ ماسٹر اپنے احمدی اساتذہ ہیں۔ جو ہماری دینی تربیتی کلاس میں ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔

ترجمہ قرآن کریم لوگنڈی

آج سے چند سال قبل ہماری جماعت نے لوگنڈی زبان میں پہلے پانچ پارے بمعہ ترجمہ اور عربی متن کے شائع کئے تھے۔ جو بفضلہ تعالےٰ کافی مقبول ہوئے تھے۔ اور اب مکمل ترجمہ کی ضرورت اور مانگ دن بدن بڑھ رہی تھی۔ اس لئے مرکز کو لکھ کر باقی ترجمہ کو مکمل کرنے کی

منظوری حاصل کرلی اور اس کام کے لئے مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مکرم ذکریا کزیٹو صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔ ترجمہ سارے کا سارا مکرم ذکریا کزیٹو صاحب کرچکے ہیں۔ لیکن اب اس کی چیکنگ اور نظر ثانی مکرم قمر صاحب اور ذکریا صاحب مل کر کر رہے ہیں اور اب تک بفضلہ تعالیٰ ۱۶ ویں سیپارے تک کام ہو چکا ہے۔ مولوی جلال الدین صاحب قمر چار روز کمپالہ ٹھہر کر اس کام کو کرتے ہیں اور بقیہ تین دن وہ مساکہ میں جاکر تبلیغی کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ اس ہفتہ وار آمد و رفت کے لئے ایک مخلص احمدی دوست ۷۵ شلنگ ماہوار مشن کو ادا کرکے ترجمہ قرآن کریم کی تکمیل میں شمولیت کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

بیعتیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ ۱۳ افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے پانچ خاکسار کے ذریعہ اور تین ہمارے ایک لوکل معلم حمزہ کے ذریعہ بیعت سے مشرف ہوئے۔ احباب ان سب کی استقامت کے لئے دعا فرمادیں۔

متفرق۔

رمضان کا مہینہ بفضلہ تعالیٰ پورے

توجہ اور انہماک کے ساتھ بسر کیا گیا۔ مسجد احمدیہ جنجہ میں خاکسار نماز ظہر سے لے کر عصر تک ہر روز ایک پارہ قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ جس میں ہماری احمدی بہنیں بڑے شوق کے ساتھ پوری پابندی سے شریک ہوتی رہیں۔ اور بعض اوقات بعض بھائی بھی حسب فرصت شریک ہوتے رہے۔ نماز عشاء کے بعد خاکسار نماز تراویح بھی پڑھاتا رہا۔ جس میں تقریباً سب مرد عورتیں اور بچے بھی شریک ہوتے رہے۔ ان دنوں سارے جنجہ میں صرف ہماری مسجد کو یہ خصوصیت حاصل رہی کہ ہماری مسجد سے ہر روز سحری اور افطاری کے وقت بلکہ ظہر اور عصر کے وقت بھی لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جاتی رہی جو صبح کے وقت بالخصوص سارے شہر میں سنی جاتی تھی۔ جس پر کئی غیر از جماعت دوستوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ اور ایک مسلمان تاجر اوری باڈوس کے مالک نے ہماری مسجد کو ایک نیا ریشمی مصلےٰ عطا کیا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

کمپالہ میں نماز تراویح مکرم ڈاکٹر ولی دین احمد صاحب اور مولوی جلال دین صاحب قمر پڑھاتے رہے اور کبھی کبھی درس قرآن مجید بھی ہوتا رہا جو مکرم ڈاکٹر صاحب دیتے رہے

وہ اک لمحہ جو مل جائے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ جمعۃ الوداع سے متاثر ہو کر)

دلِ مضطر جو تو ہمراز ہو جائے
تو خاموشی سخن پرواز ہو جائے

عیاں ہو تجھ پہ اے ہمدم مرے محرم
مری آشفتہ خاطر آرزو کا غم

مجھے ذوقِ خود آرائی نہ خود بینی
نہ شوقِ بزم آرائی نہ گل چینی

نہ دل میں ہے تمنا شہریاری کی
نہ جامِ خواجگی سے بادہ خواری کی

نہ سودائے جہانِ رنگ و بو مجھ کو
بتاؤں کیا ہے کس کی جستجو مجھ کو

تڑپ ہے روح میں اک ہمکناری کی
فروزاں آگ ہے اک بے قراری کی

اگر یہ آگ اک قندیل بن جائے
جگر کے سوز کی تمثیل بن جائے

تو محرومی مری امید تک پہنچے
صدائے "لن ترانی" دید تک پہنچے

ملے اک ایسا لمحہ عمر کوتہ میں
رو پہلی چاندنی جیسے شبِ مہ میں

وہ اک لمحہ۔ ہے وسعت بیکراں جس کی
رقم ہے لوحِ دل پر داستاں جس کی

وہی لمحہ جسے "شب قدر" کہتے ہیں
اندھیری شب کی جس کو "فجر" کہتے ہیں

وہ لمحہ جبکہ وہ "شب قدر" بن جائے
چمکتی مسکراتی صبح کو لائے

ہو اس میں اک حسیں چہرہ ضیا افشاں
وہ چہرہ ہاں وہ ازلی حسن بے پایاں

جو بے پردہ وہ حسنِ یار ہو جائے
جو روشن شعلۂ رخسار ہو جائے

نظر اٹھے مگر اک چوٹ سی کھائے
چمک اس صاعقہ کی ہوش لے جائے

اسی دم گر پڑوں اپنی جبیں رکھ دوں
بجان و تن۔ اسی در پر۔ وہیں رکھ دوں

ندا آئے یہ کون اک سوگوار آیا
لئے نذرانہ جاں کا اشکبار آیا

یہ ڈالا کس نے جلوہ گاہ پر ڈیرا
یہ جی سے کون گزرا نام لے میرا

میں الجھوں اور دامن سے لپٹ جاؤں
پناہیں پیار کی اس یار میں پاؤں

یہی لمحہ یہی لمحہ مری منزل
یہی لمحہ کہ ہے جو زیست کا حاصل

یہی لمحہ مرا مقصود ہے یا رب!
عطا کردے کہ تو معبود ہے یا رب!

میجر منظور احمد
لاہور چھاؤنی

سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین و ناصرات

از سیدہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ناصرات الاحمدیہ نوزنگر فارم	۲	ناصرات الاحمدیہ بنوں	۱
" " ملتان	۴	" ٹیکسلا	۲
" " چک منگلا	۱۲	" " چک ۳۳ ج ب	۴
" " نانگٹ اونچے	۱۲	" " چک ۹ پنیار	۳
" " گھوگھیاٹ میانی	۶	" " لاہور	۱

میزان ۴۷

ناصرات کی گزشتہ تعداد ۱۹۷۱

" موجودہ تعداد ۴۷

" کل تعداد ۲۰۱۸

خواتین لجنہ اماء اللہ ربوہ	۵	خواتین لجنہ اماء اللہ قلعہ صوبہ سنگھ	۱۱
" " میرپور خاص	۱۳	" " بورے والہ	۷
" " گھوگھیاٹ میانی	۱۱	" " لائل پور	۶۴
" " دولیاں جٹاں آزاد کشمیر	۷	" " بالیر کینٹ کراچی	۲
" " مظفر گڑھ	۴	" " چک ۳۶ جنوبی	۲
" " چک ۹ پنیار	۳	" " فضل عمر ماڈل فارم	۳
" " ...ضلع ملتان	۲	میزان -	۱۳۴

۴۴

خواتین کی گزشتہ تعداد ۳۵۸۹

" " موجودہ تعداد ۱۳۴

" کل تعداد ۳۷۲۳

ناصرات کی کل تعداد ۲۰۱۸

لجنہ اور " " ۵۷۴۱

تمام لجنات کوشش کریں کہ سو فی صدی خواتین اور بچیاں ۲۰ مارچ سے پہلے پہلے آیات یاد کرلیں۔ اور ان کی نام بنام اطلاع ہمارے دفتر میں بھجوا دیں۔ ابھی تک بعض لجنات کی طرف سے ایک نام بھی نہیں آیا۔ ان سب کو سندات بھجوائی جارہی ہیں۔ جس کو نہ ملے۔ وہ اطلاع دے۔

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا چندہ ادا کرنا نہیں پڑے گا۔ (ناظر بیت المال آمد)

بعض ذی علم اصحاب کے مذہبی خیالات و افکار پر ایک نظر

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

فرمودہ (حضرت مسیح موعودؑ)

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی مقیم چوڑانوالہ

(۲)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

"چونکہ مجددیت نبوت کا اصلی ظل ہے اسلئے امت محمدیہ کے مجددوں کو بھی وہی شان دی گئی ہے جو انبیا سابقین کو عطا ہوئی تھی امت میں ... جس جس قسم فتن ظہور کرتے رہے اسی قسم کے اصلاحی طرق سے کر مجددین امت بھی مبعوث ہوتے رہے اگر کسی وقت امت میں دیانت کی کمی ہوئی تو مجدد دیانت آئے جنہوں نے شعائر دیانت برپا کئے اگر دیانت ہوتے ہوئے نظام ملت کبھی زیادہ پراگندہ ہو گیا تو ویسے ہی مجدد آئے جنہوں نے اپنے حلقہ اثر کو باہم شیر و شکر کر دیا اگر کبھی نفوس میں اخلاقی کدورت او رزنگ لگ گیا تو ویسے ہی مجدد آئے جنہوں نے اخلاق کا تزکیہ کر کے نفوس کو مجلیٰ اور مصفیٰ کر دیا اگر امت کبھی ریاضت کشوں کے خوارق پر مفتون ہوئی تو ویسے ہی مجدد آئے جنہوں نے اپنے خوارق و کرامات سے ہر شعبدہ باز کے کرشموں کا طلسم توڑ کر رکھ دیا غرض یوں سمجھنا چاہیئے کہ انبیاء سابقین میں نبوت کی جس جس رنگ کی نسبتیں تھیں انہی ہی اور اسی رنگ میں ولایت کی نسبتیں امت کے مجددوں کو عطا فرمائی گئیں تاکہ امت کے ہر طبقہ کی اصلاح اسکے مناسب طریق سے ہو۔"

(علماء ہند کا شاندار ماضی جلد ۲ ص ۱۳ ، ۱۳)

جب مولانا محمد طیب صاحب دیوبندی ایسے علماء کی نظریں پہلے مجددین کا یہ مقام اور شان ہے تو جس مسیح موعودؑ نے آخری زمانہ میں عظیم الشان پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونا تھا اور جسے خدا تعالےٰ کے مقدس رسول حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا محبت بھرا سلام پہنچایا تھا اور جس کے ہاتھوں اسلام کا احیاء اور عظیم غلبہ مقدر تھا اس کی شان اور مقام کا اندازہ کیجئے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشم

(۳) مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیونکر آیا

جماعت احمدیہ کی طرف سے ابتدا ہی با دلائل اس حقیقت کو اظہر من الشمس کیا جا رہا ہے کہ حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ نصرانیت کا پیدا کردہ عقیدہ ہے۔ اسلامی فتوحات کے زمانہ میں عربی ممالک کے عیسائی باشندے جب مسلمان ہوئے تو وہ اپنا سابقہ عقیدہ دربارہ حیاتِ مسیحؑ اپنے ساتھ مسلمانوں میں لے آئے چنانچہ "تفسیر فتح البیان" میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے اور دورِ حاضر میں بھی بعض اہل علم اصحاب ایسے ہی خیالات کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر میں اس کی متعدد امثلہ دی گئی ہیں آج ایک مزید بیان ملاحظہ فرمائیے جناب خواجہ عباد اللہ صاحب اختر ایک قوم کے عقائد و خیالات کس طرح دوسری قوم میں ترویج پا جاتے ہیں کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اقوام آریہ، ایرانی، ہندوستانی، یونانی وغیرہ ہمیشہ سے دیوتا پرست رہے ہیں اور اپنے راجوں اور دینی پیشواؤں رشیوں، منیوں کو "اوتار" مظہر الوہیت سمجھکر ان کی پوجا بھی کرتے رہے تو حید کا صحیح تصور ان کے ذہن میں نہ کبھی تھا اور نہ آج تک ہے یونانیوں اور رومیوں نے مسیح کو بحیثیت ایک دیوتا اور خدا اور خدا زادہ ہی تسلیم کیا اور ان کا عقیدہ پر آج تک قائم ہیں حالانکہ مسیح یہودی تھے اور اس فکر سے آپ کو دور کی نسبت بھی نہیں جب ایرانیوں نے اسلام قبول کیا تو یہ عقیدہ جو راتنا ان کے ذہن میں پختہ ہو چکا تھا محو نہ ہوا بنو ہاشم کے دعویوں نے وہی روش اختیار کی جو پولوس یونانیوں اور رومیوں میں مسیح کے نام پر کر چکا تھا۔ ایرانیوں کو دعویداران خلافت و امامت کا گرویدہ بلکہ ان سے والہانہ محبت پیدا کرنے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہ تھا کہ ان کو دیوتا اور اوتار کی حیثیت سے پیش کیا جائے دیوتا مرنا نہیں جانتے وہ بشر کی صورت میں خدا ہوتے ہیں وہ صرف روپوش ہو جاتے ہیں اور پھر کسی مناسب وقت پر ان کا ظہور ہوتا ہے اور جب یہ عقیدہ پختہ ہو گیا اور آریہ ذہنیت میں پہلے ہی اتنا راسخ تھا کہ ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا تھا تو "آمد ثانی" کا انتظار بے صبری سے کیا جاتا ...... عرب بالخصوص قریش کے ذہن میں تو دیوتا کا روپ دھارنے کا خیال پیدا نہیں ہو سکتا تھا لیکن نومسلم مجوسی اس سوانگ سے خوب واقف تھے"

(مشاہیر اسلام ص ۳۹ مطبوعہ محمد ادریس لاہور)

جناب خواجہ عباد اللہ صاحب اختر کے اس حقیقت افروز بیان سے صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی اور ان کی دوبارہ آمد کا عقیدہ کوئی اسلامی تصور اور عقیدہ نہیں ہے بلکہ مسلمانوں میں دوسروں کا پیدا کردہ ہے۔ البتہ یہ بات درست اور حق ہے کہ حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں ایک مسیح کی آمد کی خبر اپنے ماننے والوں کو دی تھی اور وہ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہونا تھا نہ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود۔

سو اس عظیم الشان پیشگوئی کا عملی ظہور اپنی پوری شان اور کمال کے ساتھ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کی صورت میں ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

مبارک وہ جو وقت پر آنے والے مسیح موعودؑ کے عقیدتمندوں کی صف میں شامل ہو کر دیگر فرزندان احمدیت کے دوش بدوش خدمت دین کے لئے کمربستہ ہو جائے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتِ محمدیہ میں کیونکر تشریف لا سکتے ہیں۔

دنیا میں ابھی ایسے لوگ کثیر تعداد میں موجود ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسے علیہ السلام بجسد عنصری دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہی امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونگے برخلاف اس کے جماعت احمدیہ وفات مسیح علیہ السلام کو دلائل قویہ سے ثابت کر چکی ہے تاہم جو لوگ عقیدہ حیات مسیح کے قائل ہیں وہ برابر اپنے مزعومہ عقیدہ اور نظریہ کی ترجمانی تحریر و تقریر کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں چنانچہ جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک موقع پر فرمایا کہ

"عیسٰی علیہ السلام جب دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو آپ ہی کی شریعت کی اتباع کریں گے حدیث میں آیا ہے کہ موسٰی علیہ السلام کو حضور کی امت دکھلائی گئی حق تعالےٰ کی جناب میں عرض کیا کہ اے اللہ ان کو میری امت کر دیجئے ارشاد ہوا کہ یہ امت نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پھر عرض کیا کہ اللہ مجھے اس امت ہی سے کر دیجئے ارشاد ہوا کہ نہیں تم نبی مستقل ہو۔"

(الظہور ص ۳۵ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون)

جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے مندرجہ بالا بیان پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت موسےٰ علیہ السلام بایں وجہ امت محمدیہ میں تشریف نہ لا سکے کہ آپ مستقل نبی ہیں تو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کیونکر آخری زمانہ میں امت مسلمہ میں تشریف لائیں گے۔ ہمارے علماء کے نزدیک حضرت عیسے علیہ السلام غیر مستقل نبی تھے اور ہیں؟ مولانا تھانوی صاحب کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے انبیاءؑ میں سے کسی نبی کا امت محمدیہ میں کسی وقت تشریف لانا اللہ تعالےٰ کے ہاں ممتنع ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے والد محترم محمد صادق صاحب فاروقی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک افاقہ نہیں ہوا احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

حکیم محمد اسلم فاروقی ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۱/۹/۶۹ تا ۱۵/۱/۷۰)

حمیدالدین صاحب باجوہ گوجرانوالہ ۳۰ — ۰۰
زاہد محمود صاحب باجوہ ” ۱۰ — ۰۰
بیگم مبارکہ احمدی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد جی صاحب گوجرانوالہ ۵۰ — ۰۰
بیگم ملک منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰ — ۰۰
میجر حمید احمد صاحب کلیم نواز آباد فادم میرپور خاص ۴ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ ” ” ” ۱۰ — ۰۰
چوہدری منظور احمد صاحب بدین ۲۵ — ۰۰
عبدالرشید صاحب قریشی ” ۱۰ — ۰۰
متفرق احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد ۱۳ — ۰۰
” ” ” مردان ۶۴ — ۵۰
چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا ۱۵ — ۰۰
محمد عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ روہڑی ۱۵ — ۰۰
مقبول احمد صاحب سیکرٹری مال ظفرآباد لابینی ۳۰ — ۰۰
مبارک احمد صاحب برکات احمد صاحب داریل گلگت ایجنسی ۲۵ — ۰۰
چوہدری عابد علی صاحب بیرڈ پرانی انارکلی لاہور ۲۵ — ۳۲
احباب جماعت احمدیہ حلقہ کینال پارک لاہور ۲۵ — ۰۰
سید تفضل حسین صاحب سمن آباد ” ۱۰ — ۰۰
بیگم انتظار حسین صاحب کراچی ۳۰ — ۰۰
بیگم حمیداللہ رانا صاحب ” ۱۰ — ۰۰
بیگم محمود احمد صاحب باجوہ ” ۲۰ — ۰۰
بیگم ملک نذیر احمد صاحب ” ۱۵ — ۰۰
عزیزہ بیگم رشید احمد صاحب ” ۴۸ — ۰۰
امۃ الباسط صاحبہ ” ۱۰ — ۰۰
امۃ الکریم صاحبہ ” ۲۰ — ۰۰
رشیدہ بیگم صاحبہ ” ۱۸ — ۰۰
شریف النساء صاحبہ ” ۱۰ — ۰۰
بیگم چوہدری منور احمد صاحب ” ۱۰ — ۰۰
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محمد انور صاحب سہگل چنیوٹ ۵۰ — ۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب خالد نوکوٹ از امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ از والدہ صاحبہ
مولوی عبدالرحمان صاحب مرحوم کھاریاں ۲۰ — ۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ ڈھاکہ ۵۰ — ۰۰
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ وزیرآباد ۱۴ — ۰۰
سیدہ تابندہ مجتبیٰ صاحب کوئٹہ ۲۰ — ۰۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب کوئٹہ ۱۰ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب کوئٹہ ۱۰ — ۰۰
اللہ دتا صاحب ڈار ” ۱۰ — ۰۰
متفرق احباب جماعت ” ۱۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ حکیم مبارک احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۱۰ — ۰۰
طاہرہ بنت ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور ۱۰ — ۰۰
چوہدری عبدالعزیز صاحب حبیبی ” ” ۲۰ — ۰۰
متفرق احباب حلقہ ” ” ۲۲ — ۵۰
نعیم الرحمٰن صاحب باب الابواب ربوہ ۱۰ — ۰۰
احباب جماعت احمدیہ جیکب آباد ۳۸ — ۰۰
” ” نواب شاہ ۱۳ — ۰۰

انصاراللہ کی خدمت میں ایک درخواست

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”جس طرح جسمانی جنگ میں اگر ایک آدمی بھی سستی کرتا ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ فتح کو شکست کے بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام کی اشاعت میں اگر کوئی سستی سے کام لیتا ہے۔ تو اپنے ذمہ بہت بڑا جرم لیتا ہے۔ حالانکہ اسلام اس وقت یہ نہیں کہتا کہ اپنے خون سے میری آبیاری کرو۔ بلکہ یہ کہتا ہے کہ اپنے وقت اور اپنے مال کو میری اشاعت میں خرچ کرو۔“

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اپنی کوششوں کو اور اپنے عملوں کو اور اپنی محنتوں کو اور اپنی تدابیر کو اور اپنی جدوجہد کو اور مجاہدہ کو تیز سے تیز کر دیں ...... کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب ہوتا دیکھ لیں!“

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس زمانہ میں اشاعت اسلام کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد فرمایا ہے اور ہمارے انصار بھائی بدرجہ اولیٰ اسکے مکلف ہیں۔ لہٰذا میں انصاراللہ کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے اپنی ممکن کوشش فرمائیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو غالب ہوتا دیکھ لیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

طریق مسابقت

اطفال الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ۱۴-۲-۷۰ تا ۲۱-۲-۷۰ ہفتہ وصولی چندہ وقف جدید منایا گیا۔ بچوں سے درخواست کی گئی کہ وہ عید الاضحی کی مناسبت سے اپنی عیدی میں سے کچھ نہ کچھ رقم چندہ وقف جدید میں دیں۔ جلسہ عام اطفال نماز عید سے پہلے اور بعد میں بھی تحریک کی گئی۔ حلقوں میں دورے کئے گئے۔ والدین سے بھی درخواست کی گئی کہ وہ اپنے بچوں کو عیدی دیتے وقت تحریک کریں کہ وہ اس مد میں چندہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی اور ۳۰۰/- روپے کے قریب چندہ وقف جدید وصول ہو گیا۔ فالحمدللہ

(سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بحری فوج میں سویلین پروفیسروں کی ضرورت بطور کلاس I گزیٹڈ افسران

مندرجہ ذیل مضامین کے لئے

۱۔ ریڈیو اور الیکٹرونکس ۲۔ ہائیڈرولکس

۳۔ Strength of Material

تقرری پانچ سال کے لئے ہوگی۔ اس کے بعد دوبارہ غور ہو سکے گا۔

شرائط :۔ ۱۔ درخواست کنندہ پاکستانی ہو ۲۔ عمر ۳۰ سال سے زائد نہ ہو

۳۔ تعلیمی قابلیت۔ متعلقہ مضمون میں ڈاکٹریٹ۔ دو سال کا تجربہ یا متعلقہ مضمون میں ایم اے چھ سال کا تجربہ ریسرچ یا تعلیمی

مجوزہ فارم درخواست کے لئے ڈائرکٹریٹ بحری تعلیمی سروسز بحری ہیڈ کوارٹرز ڈلائنز کراچی سے رجوع کریں۔ درخواست کی آخری تاریخ ۲۰/۳/۷۰

(پ۔ ٹ ۔ ۲۱/۲/۷۰)

(ناظر تعلیم)

۴ نور احمد صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ میرپور خاص ۱۱۵ — ۰۰
غلام احمد صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۱۰ — ۰۰
میجر ملک منظور احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۲۰ — ۰۰
بدرالنساء خانم شیخ صاحب کینال پارک لاہور ۱۰ — ۰۰ (باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ رپورٹ ہفتہ وصولی اور وصول شدہ رقم جلد ارسال کریں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شہنشاہ ایران آج راولپنڈی پہنچیں گے

اسلام آباد ۵ مارچ۔ شہنشاہ ایران آج راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں ان کا پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ شہنشاہ کا طیارہ آج تین بجے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اترے گا۔ جہاں ان کا استقبال صدر یحیٰی خان۔ مرکزی وزراء اعلیٰ حکام اور ممتاز شہری کریں گے۔ شہنشاہ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈہ اور سرکاری مہمان خانہ تک کے تمام راستے کو خوبصورتی سے سجایا گیا ہے۔ ہوائی اڈہ کی عمارت کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا ہے۔ شہنشاہ کی آمد پر اکیس توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ پاکستانی فوج کا ایک دستہ انہیں گارڈ آف آنر پیش کرے گا ہوائی اڈہ سے گیسٹ ہاؤس تک کے راستے پر آرائشی محرابیں لگا دی گئی ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلح انقلابیوں کی سرگرمیاں

سیالکوٹ ۵ مارچ۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر سے آنے والی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ بھارتی حکمرانوں کی سخت گیر پالیسی بھارتی فوج اور پولیس کی ظالمانہ کارروائی اور [illegible] تشدد کے نتیجے میں مسلمانوں کا رہنا اجیرن ہو چکا ہے اور اس کے ردّ عمل کے طور پر حریت پسند انقلابیوں کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں۔ اس کا ثبوت پچھلے ہفتے کی خطرناک کارروائیوں سے بھی ملتا ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جموں چھاؤنی میں فوجیوں کی بارکوں میں ٹائم بموں کے پھٹنے سے متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔ جن سے فوجیوں میں سراسیمگی اور خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۱/۲۲ فروری کی درمیانی شب ۱۶۲ انڈین بریگیڈ کی بارکوں میں ٹائم بم پھٹنے سے سولہ فوجی زخمی ہو گئے تھے جن میں سے تین فوجی زخموں کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو گئے

قانون کمیشن کی رپورٹ

راولپنڈی ۵ مارچ۔ چیف جسٹس حمود الرحمن جو قانون کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں کمیشن کی رپورٹ کل صبح صدر کو پیش کر رہے ہیں

دس لاکھ روپے کی چرس پکڑی گئی

لاہور ۵ مارچ۔ کسٹم سٹاف نے کل دوپہر لاہور کے ہوائی اڈے پر لندن جانے والے ایک پارسل سے کوئی دس لاکھ روپے کی چرس برآمد کی اور چند گھنٹوں کے اندر راولپنڈی میں پارسل بھیجنے والا شخص گرفتار کر لیا گیا۔ وہ ایک امریکی باشندہ ہے اور پارسل لندن میں مقیم ایک عورت کے نام بھیجا جا رہا تھا

اسرائیل کا کارخانہ سرنگ لگا کر تباہ کر دیا گیا

عمان ۵ مارچ۔ فلسطینی حریت پسندوں کی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ مجاہدین نے کل صبح بالائی بحیرہ جلیلی کے علاقہ میں اسرائیل کے ایک کارخانے کو سرنگ لگا کر تباہ کر دیا۔

ادھر اسرائیل کے فوجی ذرائع نے کہا ہے کہ اسرائیل اور لبنان کی سرحد پر صورتحال انتہائی سنگین ہو گئی ہے۔ گذشتہ پندرہ روز کے دوران جنگ بندی لائن پر ۲۳ جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ اسرائیل کے فوجی حکام نے بتایا ہے کہ لبنان کی طرف سے اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں پر پے در پے حملے کئے جا رہے ہیں اور سرحد پر واقع اسرائیلی بستیوں کے باشندوں کے خلاف مجاہدین کی فوجی سرگرمیاں تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہیں۔ واشنگٹن کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے اسرائیل کو ۵۰ فینٹم طیارے دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کا عنقریب اعلان کر دیا جاوے گا

امریکی فوجی چوکی پر نیپام بموں سے حملہ

سائیگان ۵ مارچ۔ ویت کانگ نے کل ایک امریکی فوجی چوکی پر نیپام بموں سے حملہ کر دیا۔ انہوں نے اس چوکی پر تین گھنٹے تک چھوٹی توپوں اور ہلکے ہتھیاروں سے بھی فائرنگ کی امریکی فوجی ترجمان نے بتایا ہے اس حملے میں تین امریکی ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے

ٹارگٹ وعدہ جات تحریک جدید کا جائزہ

مشاورت سے پہلے کمی کو پورا کیا جائے

چونکہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی جماعتوں کے ذمہ قریباً آٹھ لاکھ روپیہ لگایا ہے۔ اس لئے ہر جماعت کا ٹارگٹ معین کر دیا گیا ہے۔ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے جماعتوں کو چاہیئے کہ اب تک وہ جس قدر وعدے مرکز میں بھجوا چکی ہیں پہلے وہ ان کا جائزہ لیں۔ اگر وہ ٹارگٹ سے کم ہیں تو مشاورت سے پہلے اس کمی کو پورا کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ مقام مسرت ہے کہ بہاولپور۔ ڈیرہ غازی خاں اور بنوں کی جماعتوں نے اپنا اپنا ٹارگٹ پورا کر لیا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

بعض جماعتیں جو اپنے ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے بڑی جدوجہد سے کام لے رہی ہیں بغرض دعا ذیل میں مذکور کی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نمبر شمار	نام جماعت	ٹارگٹ	وعدہ جو مرکز میں پہنچ چکا ہے
۱	جماعت احمدیہ کراچی	۱۱۱،۱۱۱	۱۰۱،۵۵۲
۲	جماعت احمدیہ لاہور	۷۵،۰۰۰	۶۹،۰۰۰
۳	جماعت احمدیہ سرگودہا	۱۵،۴۳۶	۱۲،۳۹۲
۴	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۱۰،۰۰۰	۸،۷۰۰
۵	جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۵،۴۷۷	۱۲،۷۰۰
۶	جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۷،۶۹۵	۱۵،۳۵۸

جملہ جماعتوں سے مکرر درخواست ہے کہ وہ اپنا اپنا ٹارگٹ جلد از جلد پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نصابی کلاس کا اجراء

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے ہر محلہ میں یکم مارچ تا ۲۵ مارچ نصابی کلاس جاری کی ہے جس میں اطفال کو امتحانات سالانہ کے پیش نظر سکول کا کورس (نصاب) پڑھایا جا رہا ہے والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس مجوزہ کلاس میں روزانہ شامل ہونے کی تاکید کریں تا ان کی کمی پوری کروائی جا سکے۔ اور آپ کے بچے امتحانوں میں کامیاب ہو سکیں

(محمد اعظم ملک ناظم اطفال ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی محترم چوہدری عبد الحفیظ صاحب آف برمنگھم ۵ مارچ ۱۹۷۰ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ کرام سے ان کے بخیریت وہاں پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ طارق شکیل فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار عرصہ سے دل کی کمزوری اور دمہ سے علیل ہے جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت و تندرستی عطا فرمائے اور جملہ مشکلات دور فرمائے آمین

(امیرالدین دکمی نیئر کارپوریشن لاہور)

۳۔ میرا بیٹا عزیزم قریشی [illegible] الدین ایم ایس سی (کیمسٹری) کے امتحان میں خدا کے فضل سے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز کے لئے دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (ام فائز ۱/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ)

۴۔ عزیزم سعید احمد صاحب رشید حنیف انجینئر ریسرچ محکمہ ریلوے کی طرف سے فرانس گئے ہوئے ہیں۔ عزیز موصوف کی صحت و سلامتی۔ بخیریت واپسی اور خوشحال لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید گلگتی۔ حال بنگلہ ۶۴۔ کینال بنک۔ لاہور)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے

مجلس انصار اللہ لائل پور کی نہایت کامیاب سالانہ تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی شرکت اور انصار سے پُراثر خطاب

۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۷۰ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر مسجد فضل لائل پور میں مجلس انصار اللہ لائل پور کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مجلس مقامی کے اراکین کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قائدین کرام مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی معیت میں ربوہ سے لائل پور تشریف لے جا کر شرکت فرمائی۔ اور انصار کو بیش قیمت نصائح اور ہدایات پر مشتمل ایک پُراثر خطاب سے نوازا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس لائل پور ۱۳۴۸ ہجری شمسی (مطابق ۱۹۶۹ء) کے دوران اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر جملہ مجالس میں اوّل قرار پائی ہے اور امسال علم انعامی حاصل کرنے کا خصوصی اعزاز اس کے حصہ میں آیا ہے

قائدین کرام مجلس مرکزیہ کی معیت میں جب صدر محترم بذریعہ موٹر کار لائل پور پہنچے تو محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور، محترم قریشی افتخار علی صاحب زعیم اعلیٰ مجلس لائل پور اور مجلس کے دیگر عہدیداران نے مسجد فضل کے دروازہ پر آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا آپ کے وہاں پہنچنے اور مختصر استقبالیہ تقریب کے بعد سالانہ تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب نے کی۔ بعدہٗ جملہ انصار بھائیوں نے کھڑے ہو کر محترم صاحب صدر کی اقتداء میں عہد دہرایا۔ عہد دہرائے جانے کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل قائد اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورۃ الفجر کی آیات ۲۷ تا ۲۹

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً ۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي
وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

کی تفسیر بیان کر کے احباب کو نفس مطمئنہ حاصل کرنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي کا مصداق بننے کی تلقین فرمائی۔

آپ کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت مجلس مرکزیہ نے تربیت نفوس کے موضوع پر ایک پُرمغز تقریر فرمائی۔ آپ نے غلبہ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی عظیم ذمہ داری کی روشنی میں تربیت نفوس کی اہمیت واضح فرمانے کے بعد تربیت نفوس کے ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنے اور اس کے اوامر و نواہی پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باستیعاب مطالعہ کرنے، نماز باجماعت کا خاص التزام رکھنے، صالحین کی صحبت اختیار کرنے نیز مالی و جانی قربانیوں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اہمیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

بعد ازاں محترم جناب قریشی افتخار علی صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لائل پور کی سال گزشتہ کی کارگزاری پر مشتمل ایک جامع رپورٹ پڑھ کر سنائی اس میں آپ نے شعبہ وار مجلس کی کارگزاری پیش کرنے کے علاوہ ان شعبہ جات کے انچارج صاحبان اور دیگر کارکنان کا تعارف بھی کرایا۔ رپورٹ میں جہاں آپ نے مجلس کے طریق کار، اعلیٰ کارکردگی اور انجام پانے والے کاموں کی خوشکن تفصیلات پر روشنی ڈالی وہاں آپ نے ان گوشوں کی بھی نشاندہی فرمائی جن میں کام کی رفتار اور معیار کو مزید بڑھانے اور بلند کرنے کی گنجائش ہے۔ آپ نے مجلس کی طرف سے آئندہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر فرض شناسی اور مستعدی سے مفوضہ فرائض کو سرانجام دینے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یہ متوازن اور بہت جامع و مانع رپورٹ مجلس کی بیداری اور کارکنان و اراکین کی فرض شناسی مستعدی اور اعلیٰ کارکردگی کی آئینہ دار تھی اور علم انعامی کے استحقاق کا ایک بیّن ثبوت تھی۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار کو جو آپ کے ارشادات سے فیض یاب ہونے کے لئے بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے ایک بہت پُراثر خطاب سے نوازا۔

آپ نے مجلس کی اعلیٰ کارکردگی اور بنا بریں علم انعامی کے حصول اور اس غیر معمولی اعزاز پر مجلس کے عہدیداروں اور اراکین کو مبارکباد دی۔ اور انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے اس اعزاز کو برقرار رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں بلکہ کارکردگی کے معیار کو بلند سے بلند تر کر کے آگے قدم بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ بلندی پر پہنچنا ایک عظیم جدوجہد کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ بلندی پر پہنچنے کے بعد غفلت یا کوتاہی کے نتیجہ میں وہاں سے نیچے گرنا عام حالات سے کہیں بڑھ کر ضرر اور نقصان پر منتج ہوتا ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں بڑی جدوجہد کے بعد اس بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں اب گرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ آپ کو ہمیشہ ہی ایک بلندی کے بعد دوسری بلندی تک رسائی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ کا قدم بہرحال آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اصل کامیابی یہی ہے کہ پیش قدمی اور روح مسابقت کے مظاہرہ میں نہ صرف یہ کہ کمی نہ آنے پائے بلکہ یہ فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی جائے۔

آخر میں صدر محترم نے انصار کو اصلاح و ارشاد کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینے اور نئی نسلوں کی تربیت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اصلاح و ارشاد کا فریضہ ادا کرنے کے ضمن میں آپ نے فرمایا انصار کو چاہیئے کہ وہ دوسروں میں اپنے حلقہ دوستی کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں اور پھر ہر انصار بھائی اپنے اپنے حلقہ میں اپنے نمونہ سے بھی اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ سے بھی اصلاح و ارشاد کا فریضہ ادا کرے۔ اس قسم کی انفرادی کوششیں بلا روک ٹوک اور بآسانی جاری رکھی جا سکتی ہیں اور نہایت خوشکن نتائج پر منتج ہو سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس رنگ میں اصلاح و ارشاد کی مساعی جاری رکھنے میں قطعاً کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر ہم سمجھیں اور غور کریں تو یہ اصلاح و ارشاد کا بہت مفید اور بابرکت طریق ہے۔

آئندہ نسلوں کی تربیت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات اور خود زمانہ کے حالات سے واضح ہوتا ہے آئندہ سالوں میں اسلام کی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا ہونے والے ہیں ان حالات میں ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم نہ صرف اپنے نفوس کی اصلاح کریں بلکہ پوری توجہ سرگرمی اور دردمندی کے ساتھ اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیں تاکہ غلبہ اسلام کے ضمن میں جو بھی ذمہ داریاں ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں ہم انہیں کمال خوش اسلوبی سے ادا کر کے عند اللہ سرخرو ٹھہریں۔ اور اس کے بے انتہا انعامات کے وارث قرار پائیں۔

تربیت اولاد کے ضمن میں آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی عظیم قربانی کا نہایت موثر انداز میں ذکر کرنے کے بعد اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اپنی نسلوں کی اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ دین کی راہ میں اسی طرح قربانیاں دیتی چلی جائیں جس طرح حضرت ابراہیم اور ان کے خاندان نے قربانیاں پیش کر کے رہتی دنیا تک کے لئے ایک مثال قائم کر دکھائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی بیش بہا قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی نسلوں کو عظیم الشان انعامات سے نوازنا تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اولین و آخرین کے سردار اور وجہ تخلیق کائنات ہیں کو آپ کی نسل میں سے مبعوث فرمایا۔ اگر ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی طرح دین کی راہ میں قربانیاں کریں گے اور اپنی نسلوں کو قربانیاں پیش کرنے کا اہل بناتے چلے جائیں گے تو خدا تعالیٰ ہمیں بھی اپنے وعدہ کے عین مطابق اپنے غیر معمولی انعامات سے نوازتا چلا جائے گا۔

آپ کا یہ پُراثر خطاب قریباً پون گھنٹے تک جاری رہا جس کے اختتام پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد جملہ انصار نے ایک خاص نظام کے تحت باری باری صدر محترم سے مصافحہ کیا۔ ملاقات کا یہ سلسلہ مغرب تک جاری رہا۔ اس کے بعد جملہ حاضرین نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے باجماعت ادا کیں ہر چند کہ اس روز صبح ہی سے مطلع ابر آلود تھا اور بوندا باندی کا سلسلہ قریباً تمام دن جاری رہا پھر بھی مقامی انصار و خدام مجلس انصار اللہ لائل پور کی اس سالانہ تقریب میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہو کر علمائے سلسلہ اور صدر محترم کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد صدر محترم اور قائدین مرکزیہ نے عشائیہ میں شرکت فرمائی جو محترم قریشی افتخار علی صاحب زعیم اعلیٰ مجلس لائل پور کی کوٹھی پر ترتیب دیا گیا تھا۔ وہاں بھی دعا کرانے کے بعد صدر محترم قائدین کرام کی معیت میں اسی رات موٹر کاروں کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔